ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان۔ فتاویٰ رضویہ۔ احکام شریعت۔ حدائق بخشش۔ الامن والعلیٰ۔

شمع شبستانِ رضا جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

ناشران

بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم

فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977

ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب	....	ملفوظات
مصنف	....	مولانا احمد رضا خان بریلویؒ
سرورق	....	امر شاہد
مطبع	....	فرینڈز پرنٹرز، جہلم
ہدیہ	....	-/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم و اَدب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

خود اپنی قبر شریف کی نسبت بھی فرمادیا کہ اتنی مدت تک میری قبر لوگوں کی نظروں سے غائب رہے گی مگر اِذَا دَخَلَ السِّیْنُ فِی الشِّیْنِ ظَھَرَ قَبْرُ مُحیِ الدِّیْن ۔ جب شین میں سین داخل ہوگا تو محی الدین کی قبر ظاہر ہوگی۔ سلطان سلیم جب شام میں داخل ہوئے تو ان کو بشارت دی کہ فلاں مقام پر ہماری قبر ہے۔ سلطان نے وہاں ایک قبہ بنوادیا جو زیارت گاہِ عام ہے (پھر فرمایا) چند جداول ۲۸-۲۹ خانوں کی آپ نے تحریر فرمادی ہیں جن میں ایک ایک خانہ لکھا اور باقی خالی چھوڑ دیئے اب اس کا حساب لگاتے رہیئے کہ اس سے کیا مطلب ہے۔

عرض: کافر جو ہولی دایوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں، مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد: اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے نہ یہ سمجھ کر ان خبثا کے تیوہار کی مٹھائی ہے بلکہ مال موذی نصیب غازی سمجھے۔

عرض: اگر نماز میں بلغم آجائے تو کیا کرے۔

ارشاد: دامن یا آنچل میں لے کر مل دے۔

ارشاد: حضور ہر سائل پر رحم کھانا چاہئے خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کہ قرآن عظیم میں وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَرْ۔ فرمایا ہے۔

ارشاد: پھر سائل بھی تو ہو؟ بحر الرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ کافر حربی پر کچھ تصدیق کرنا اصلاً جائز نہیں، فرمایا یہ بھی ارشاد ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃ نماز پڑھو تو کیا اس کے یہ مطلب خواہ وضو ہو یا نہ شرط بھی تو موجود ہونا چاہئے نہ کہ مطلق فقہائے کرام فرماتے ہیں اگر آدمی کے پاس ایک پیاس کا پانی ہو اور جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر شدت تشنگی سے جان بلب ہو تو کتے کو پلا دے اور کافر کو نہ دے۔ حدیث شریف میں ہے: قیامت کے دن ایک شخص حساب کے لئے بارگاہِ رب العزت میں لایا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا کیا لایا۔ وہ کہے گا: میں نے اتنی نمازیں پڑھیں علاوہ فرض کے اتنے روزے رکھے علاوہ رمضان کے اس قدر خیرات کی علاوہ زکوٰۃ کے اور اسقدر حج کئے علاوہ حج فرض کے وغیرہ ذلک۔ ارشاد باری ہوگا: هَلْ وَ الَيْتَ لِیْ وَلِیًا وَ عَادَيْتَ لِیْ عَدُوًّا : کبھی میرے محبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی تو عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور خدا اور رسول ﷺ کی محبت ایک طرف، اگر محبت نہیں سب عبادات و ریاضات بے کار۔ بر کے کاٹنے سے ایک

ذرا سی آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر کہیں اسے زمین پر پڑا دیکھیں کہ اس کا ایک پاؤں یا پَر بے کار ہوگیا ہے اور اس میں طاقت پرواز نہیں ہے تو اس پر رحم کیا جاتا ہے کہ پَر سے مسل دیتے ہیں تو خداد رسول عز جلالہ و ﷺ کی شان میں گستاخیاں کریں اور ان سے دشمنی و عداوت رکھیں وہ قابلِ رحم ہیں خواہ خدا اور رسول کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ذرا سی اعانت کافر کی کرنا جیسے کہ اگر وہ راستہ پوچھے اور کوئی مسلمان بتا دے اتنی بات اللہ تعالیٰ سے اس کا علاقہ مقبولیت قطع کر دیتی ہے۔ ہاں ذمی مستامن کافروں کے لئے شرح میں رعایت کے خاص احکام ہیں، یہ اس لئے کہ اسلام اپنے ذمہ کا پورا ہے اور اپنے عہد کا سچا۔

عرض: حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یا اللہ فرمایا، اور دریا میں اُتر گئے، پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد: غالبًا حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے، بعد کو ایک شخص آیا، اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی۔ کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی۔ جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی: میں کس طرح آؤں فرمایا: یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا، حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں، اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا: حضرت میں چلا: فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید کہتا چلا آ اس نے یہی کیا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا۔ کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا: عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں، فرمایا: ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے، اللہ اکبر!

دو صاحب اولیائے کرام سے ایک دریا کے اس کنارے اور دوسرے اس پار رہتے تھے، ان میں سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کھیر پکائی اور خادم سے کہا: تھوڑی ہمارے دوست کو بھی دے آؤ، خادم نے عرض کی: حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیوں کر پار اتروں گا، کشتی وغیرہ کا کوئی

سامان نہیں، فرمایا: دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی عورت کے پاس نہیں گیا۔ خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت صاحب اولاد تھے، بہر حال تکمیل حکم ضرور تھی، دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا! دریا نے فوراً راستہ دے دیا، اس نے پار پہنچ کر ان بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی۔ انہوں نے نوش جان فرمائی اور فرمایا: ہمارا سلام اپنے آقا سے کہہ دینا۔ خادم نے عرض کی کہ سلام تو جبھی کہوں گا جب دریا سے پار اتر جاؤں۔ فرمایا: دریا پر جا کر کہہ دینا میں اس کے پاس سے آتا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا۔ خادم شش و پنج میں تھا، یہ عجیب بات ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش رہا اور دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا۔ دریا نے پھر راستہ دے دیا، جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اس سے نہ رہا گیا اور عرض کی: حضور یہ کیا معاملہ تھا، فرمایا ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتا۔

عرض: وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے۔

ارشاد: نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کی جماعت، جماعت!

عرض: وہابیوں کی مسجد بنوائی ہوئی مسجد ہے یا نہیں۔

ارشاد: کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔

عرض: وہابی مؤذن کی اذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں۔

ارشاد: جس طرح ان کی نماز باطل اسی طرح اذان بھی، ہاں تعظیماً اللہ کے نام پر جل شانہ اور نام اقدس پر درود شریف پڑھے۔

عرض: حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مہمان ہوا، اور اس خیال سے کہ اہل بیت اطہار بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے حجرہ میں ٹھہرایا پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم ہوئی اور تھوڑی دیر بعد اجابت کی ضرورت ہوئی۔ شرمندگی کی وجہ سے کہیں کوئی دیکھ نہ لے حجرہ شریف میں غلاظت پھیلائی اور تمام بستر وغیرہ خراب کر دیا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا۔ جب حضور حجرہ شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے خود نجاست کو

صاف کیا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس کی ناشائستہ حرکت پر سخت غصہ آیا۔ اتفاقاً عجلت میں وہ اپنی تلوار بھول گیا، اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لئے اس مجبوراً پھر لوٹنا پڑا۔ یہاں آ کر دیکھا، حضور اپنے دستِ اقدس سے بستر دھو رہے ہیں۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا ارادہ کیا۔ حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اس سے فرمایا: تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اٹھالو۔ وہ حضور کے اس خلق عظیم کو دیکھ کر فوراً مشرف باسلام ہو گیا تو حضور اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار پر بھی نظر عنایت کرنا چاہئے۔

ارشاد: اس کے قریب روایت مثنوی شریف میں مذکور ہے حضور اقدس ﷺ ان ہی سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے۔ ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں، ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا۔ یہ سلوک کس کے ساتھ تھے؟ وہ جو رجوع لانے والے نہ تھے۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت ہے آپ مسجد نبوی سے نماز پڑھ کر تشریف لئے جاتے ہیں ایک مسافر نے کھانا مانگا، امیر المومنین اسے ہمراہ لے آئے۔ خادم بحکم امیر المومنین کھانا حاضر کرتا ہے۔ اتفاقاً کھاتے کھاتے اس کی زبان سے ایک بدمذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیتے ہیں اور خادم کو حکم دیتے ہیں کہ اسے نکال دے، رب العزت کی شان ہے کہ بدمذہب کیسا ہی جامۂ عیاری پہن کر میرے سامنے آئے۔ خود بخود دل نفرت کرنے لگتا ہے۔ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے زمانہ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا، اور اس وقت مولانا عبدالقادر صاحب بدایوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ اسماعیل دہلوی اور وہابیہ پر بڑے شد و مد سے دیر تک لعن طعن کی اور اس نے اپنے سُنی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے اپنا خیال حضرت کی خدمت میں ظاہر کیا کہ مجھے تو یہ پکا وہابی معلوم ہوتا ہے۔ مولانا بدایوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ابھی تو وہ تمہارے سامنے وہابیوں اور اسمٰعیل پر تبرا کہہ گیا ہے میں نے عرض کی کہ میرا قلب گواہی دیتا ہے کہ یہ سب تقیہ تھا، اسے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی اجازت ہمارے حضرت سے ہی ہے کہ بے حضرت کی اجازت کے یہاں وعظ نہیں کہہ سکتا، اس لئے اس نے تمہید ڈالی، دوسرے دن شام کو پھر حاضر ہوا میں نے اسے مسائل وہابیت